



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا عزیز عرصہ ۲۰ سال سے بیرون ملک مقیم ہے اور ہر دوسرے سال وہ پاکستان آتا تھا۔ مگر پچھلے دو تین سال سے میاں بیوی میں کچھ شکوک و شبہات پیدا ہو گئے۔ مرد کو عورت پر شک تھا کہ عورت نے کسی دوسرے سے ناجائز تعلقات قائم کیے ہیں جب وہ تقریباً دو سال پہلے پاکستان آیا تو اس نے عورت کو وارننگ دی کہ تم ٹھیک ہو جاؤ۔ کیونکہ ہمارے بچے جوان ہو رہے ہیں۔ ان کے بچوں کی تعداد پانچ ہے۔ اور عمریں بالترتیب ۱۲، ۱۶، ۱۸، ۲۰ سال ہیں مگر وہ بند رہی۔ لہذا اس نے تقریباً ۹ ماہ قبل اسے ایک عدو طلاق بذریعہ تحریری خط ارسال کی لیکن وہ ۹ ماہ سے پھر بھی کوشش کرتا رہا کہ اسے سمجھ آ جائے اور اس واسطے اس نے لڑکی کے والدین اور بھائیوں سے بھی رابطہ رکھا کہ اسے سمجھایا جائے۔ لیکن وہ عورت نہیں مانی۔ پھر اس نے ۹ ماہ بعد اس عورت کو دو عدو انٹھی طلاق بذریعہ تحریری خط ارسال کر دی ہیں۔ اگر پھر بھی مرد اس کو رکھنا چاہے تو کیا کرے۔ اس مرد نے جو طلاقیں بھیجی ہیں ان کی اسلام میں کیا حیثیت ہے۔ اگر میاں بیوی رجوع یا تجدید نکاح سے پھر ایک ہو سکتے ہیں۔ تو کیا کیا جائے۔ کیا مرد کے اس عمل سے تمام طلاقیں ہو گئی ہیں۔ دوسری طلاق کو بھیجے تقریباً ایک ماہ گزر چکا ہے۔ مہربانی فرما کر قرآن و حدیث کی روشنی میں آگاہ کیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد؛

نوماہ قبل دی ہوئی ایک عدو طلاق واقع ہو چکی ہے اس طلاق کے نوماہ بعد انٹھی دی ہوئی دو طلاقیں اگر عدت کے اندر بغیر رجوع کیے دی گئی ہیں تو اہل علم کے دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ ایک طلاق واقع ہو گئی ہے تو یہ دوسری طلاق ہوگی کیونکہ ایک پہلے واقع ہو چکی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ یہ دونوں طلاقیں کالعدم ہیں کیونکہ اس قول میں عدت کے اندر رجوع کیے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی تو اس قول کے مطابق نوماہ قبل دی ہوئی ایک ہی طلاق ہے اس لیے دونوں قولوں کے مطابق خاوند انٹھی دو طلاقیں دینے کے وقت سے لے کر عدت کے اندر گواہوں کے روبرو رجوع کر سکتا ہے اور عدت گزر جانے کے بعد تجدید نکاح کر سکتا ہے۔ اور اگر انٹھی دو طلاق دینے کے وقت نوماہ قبل دی ہوئی طلاق کی عدت ختم ہو چکی تھی تو یہ دونوں انٹھی دی ہوئی طلاقیں کالعدم ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ پہلی طلاق کی عدت ختم ہونے پر نکاح ٹوٹ چکا تھا اور نکاح ٹوٹ جانے کے بعد یا نکاح منعقد ہونے سے قبل طلاق کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں تو اس صورت میں طلاق صرف ایک واقع ہوئی ہے عدت چونکہ ختم ہو چکی ہے اس لیے اب خاوند تجدید نکاح کر سکتا ہے واللہ اعلم تمام احباب و انخوان کی خدمت میں بدیہ سلام پیش فرمادیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج 1 ص 342

محدث فتویٰ